



## سوال

یونیورسٹی کے ایام تعلیم میں نماز ترک کر دینا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک مسلمان عاقل نوجوان یونیورسٹی میں داخلہ سے پہلے نماز پڑھتا تھا لیکن جب تک وہ یونیورسٹی میں زیر تعلیم رہا اس نے نماز ترک کر دی اور یہ مدت چار سال پر محیط ہے۔ یونیورسٹی سے سند فراغت حاصل کرنے کے بعد اس نے نماز پھر شروع کر دی ان چار سالوں میں نماز نہ پڑھنے کے بارے میں اب کیا حکم ہے؟ یاد رہے کہ اس عرصہ میں بھی وہ نماز کی فرضیت کا منکر نہیں ہوا لہذا سوال یہ ہے کیا وہ ان چار سالوں کی فوت شدہ نمازوں کی قضاء دے گا یا اس کے لئے توبہ ہی کافی ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جہاں تک ہمیں معلوم ہے۔ علماء کے اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ جو شخص عہد نماز ترک کرے وہ فوت شدہ نماز کی قضاء نہ دے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَوْقُوتًا ۝ ۱۰۳ ... سورة النساء

”بے شک نماز کا مومنوں پر اوقات (مقررہ) میں ادا کرنا فرض ہے۔“

اس آیت میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے یہ بیان فرمایا ہے کہ فرض نمازوں کے اوقات متعین ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شب معراج کی صبح ان اوقات کو بیان کر دیا تھا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل اور قول سے امت کے لئے ان اوقات کی حد بندی کر دی ہے۔ لہذا ان اوقات میں تقدیم و تاخیر جائز اور صحیح نہیں ہے۔ اور اس لئے بھی کہ ہمارے علم کے مطابق علماء کے اقوال میں سے صحیح قول یہ ہے کہ تارک نماز کافر ہے۔ لہذا جب وہ توبہ کر لے تو اسے ایام کفر کی ان عبادت کی قضاء لازم نہیں ہے۔ جن کے اوقات مقرر ہیں۔ اگر وہ سچی توبہ کر رہا ہے تو اس کے لئے خیر کی امید ہے۔ لہذا اسے زیادہ سے زیادہ نیک اعمال کرنا اور زیادہ سے زیادہ نوافل ادا کرنے چاہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے مضمون خطاب سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کہ:

من نام عن الصلاة او نسيها فليصلها اذا ذكرها (صحیح البخاری)

”جو شخص نماز سے سوجائے یا بھول جائے تو اسے جب بھی یاد آئے پڑھ لے۔“

تو اس کا مضمون یہ ہے کہ جو شخص قصد و ارادہ سے نماز ترک کرے اس کے لئے یہ حکم نہیں ہے۔ قصد و ارادہ کے ساتھ عہد نماز ترک کرنے والے کو سونے یا بھولے ہونے پر قیاس کرنا



صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ قصد و ارادہ کے ساتھ ترک کرنے والا معذور نہیں ہے اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے کوئی اور وقت مقرر نہیں کیا۔ جس میں وہ فوت شدہ نماز کو ادا کر سکے جب کہ سویا اور بھولا ہو دونوں معذور ہیں۔ لہذا ان کے لئے ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ جس میں وہ فوت شدہ نماز کو پڑھ سکتے ہیں۔

حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 488

محدث فتویٰ